بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ایلیٹ کی تاریخ ہند سے اس ملک کی تاریخ کا کوئی طالب علم ناواقف نہیں ہوگا۔ ایک عرصہ تک یہی تاریخ ہمارے مورخین کے لئے سب سے زیادہ مستند ذریعۂ معلومات کا کام دیتی رہی اور اس حیثیت سے اس کی اہمیت تسلیم رہی ہے۔ لیکن ادھر کچھ مدت سے یہ کتاب ناپید تھی اور اگر کہیں اس کا کوئی نسخہ ملتا بھی تھا تو وہ بے حد گراں تھا جس کے باعث شخصی طور پر خریدنے کی ہمت مشکل سے ہی کسی کو ہو سکتی تھی خوشی کی بات ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے تین فاضل اساتذۂ تاریخ و سیاست نے ایک خاص اور مفید پروگرام کے ماتحت اس کتاب کو از سر نو شائع کرنے پر علی گڑھ کی ایک پبلشنگ ایجنسی کو آمادہ کیا چنانچہ اس کتاب کی جلد دوم جو غزنویوں اور غوریوں کے عہد پر مشتمل ہے۔ پچھلے دنوں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں پہلے پروفیسر محمد حبیب کا "تعارف" کے عنوان سے ایک بسیط مقالہ یا مقدمہ ہے جس میں موصوف نے فلسفۂ تاریخ کے موجودہ مادی نقطۂ نظر کی روشنی میں ان عام معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیا ہے جو غوریوں کے عہد میں پائے جاتے تھے اور گویا اس طرح انھوں نے واقعاتِ متعلقہ کو طبعی اسباب و علل کا نتیجہ قرار دے کر ان کی توجیہ یا "تاویل" کی ہے۔ پروفیسر صاحب کے نقطۂ نظر سے متفق ہونا ضروری نہیں البتہ اس کی علمی اور تاریخی افادیت سے انکار نہیں ہو سکتا" اس کے بعد تاریخ الیٹ کا اصل متن اور ضمیمہ ہے جو چھ سو صفحات پر مشتمل ہے پھر پروفیسر ہوڈیوالا نے اس تاریخ پر جو مفید اور محققانہ تبصرہ کیا تھا اس کا وہ حصہ جو اس عہد سے متعلق ہے شامل ہے اور یہ کم و بیش ڈیڑھ سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے آخر میں ہمارے فاضل دوست جناب خلیق احمد صاحب نظامی ایم۔ اے استاذ تاریخ مسلم یونیورسٹی کا ایک تکملہ ہے جو علمی اور معلوماتی اعتبار سے تاریخ کے طلباء کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہے اس میں موصوف نے الیٹ کے تاریخی نقطۂ نگاہ کے پس منظر پر بڑی عمدہ تنقید کی ہے۔ الیٹ نے جن کتابوں سے مدد لی ہے ان کے اور ان کتابوں کے مصنفین کے متعلق مزید بصیرت افروز معلومات